

اعلیٰ حضرت بریلوی کے ارشادات کا ہر اک
بریلوی کے لئے ایمان افروز گلدستہ

فتاویٰ علیہ حضرت

یہ کتاب

بریلوی حضرات کے ایمان کو نازہ منسوب اور صیح
کر کے پکا بریلوی بنادیتی ہے۔



مرتبہ

مولانا محمد ابوالخیر صاحب قرشی الاسدی



ماشر:

پاکٹ اکید می ہیک سیلرز

دکان ۲۲ جامع مسجد باب الاسلام آرام باغ

کراچی

فہرست مضامین فتاویٰ اعلیٰ حضرت بریلوی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۷	شادی میں باجے گاجے نہ بچ گانا۔	۴	بریلویت کی جڑ۔
۱۸	شادی میں آتش بازی اور دوسری سیمیں	۹	توحید کے بارے میں عقیدہ۔
۱۸	پیر کے نام کی چوٹی	۹	شرک کیا چیز ہے؟
۱۸	مردہ کی دعوت	۹	علم غیب کے بارے میں عقیدہ۔
۱۹	پہلا انبیجہ وغیرہ	۹	آنحضرت کے لئے تمام معلومات الہیہ۔
۲۰	جس گھر میں عورتیں روئیں اس میں کھانا بھیجنا۔	۱۰	مسئلہ بشریت
۲۰	میت کے گھر میں صرف ایک دن کھانا۔	۱۰	نور و بشر میں عمدہ فیصلہ
۲۰	ختم فاتحہ کے وقت آگے کھانا رکھنا۔	۱۲	عرسوں میں تماشے اور کبڑیاں
۲۱	بغیر طعام کے ثواب پہنچنے کا گمان۔	۱۲	عورتوں کا عرسوں اور قبرستان میں جانا
۲۱	داڑھی پر مذاق۔	۱۳	ذوالی شریف کا مسئلہ۔
۲۱	داڑھی چوراہہ اور داڑھی خور۔	۱۴	ناقص صوفی کا ناپ۔
۲۳	داڑھی کترنے والے امام کے پیچھے نماز۔	۱۵	پیروں کو عہدہ کرنا یا جھک کر سلام کرنا
۲۳	خضاب کرنا۔	۱۶	مزارات کو بوسہ دینا
۲۳	مرد کو ہندی لگانا۔	۱۶	پختہ قبر بنانا۔
۲۴	غیر ایسا رکوع علیہ السلام کہنا یا کھنا۔	۱۶	بلند قبر بنانا۔
۲۴	ختم قرآن مجید پر آخرت لینا۔	۱۷	پیروں یا براق و دل کی تصویر
۲۶	آخری التماس۔		گھر میں رکھنا۔
۲۷	ایپیل		

نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

از: جناب اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی



اتھا دو پردہ دکھا دو جلوہ کہ نور باری حجاب میں ہے

زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

انہی کی بومایہ سمن ہے انہی کا جلوہ چمن چمن ہے

انہی سے گلشن مہک رہے ہیں انہی کی رنگت گلاب میں ہے

وہ گل ہیں نبھائے نازک ان کے ہزاروں جھوٹے ہیں پھول ان سے

گلاب گلشن میں دیکھے بلب، یہ دیکھو گلشن گلاب میں ہے

کھڑے ہیں منہ پکیر سر پر نہ کوئی حساسی نہ کوئی یاد

بتا دو آکر میرے پیغمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

خدا کے تہا رہے غضب پر، کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر

بچا لو آکر شفیع عشر، تمہارا بندہ عذاب میں ہے

گنہ کی تاریکیاں ہیں چھائیں اُمت کے کالی گھٹائیں آئیں

خدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے

کریم اپنے کرم کا صدقہ، نسیم بے قدر کو نہ شرما

تو اور رضا سے حساب مانگے، رضا بھی کوئی حساب میں ہے

بریلویت کی جرط

عہد رسالت علی صا جبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب لوگ ایک ہی عقیدہ اور ایک ہی راہ پر تھے۔ ہوا کے نفسانی دین کے مقابلہ میں مغلوب اور دین غالب تھا۔ چہرہ شیخین کے بعد اہل اسلام خصوصاً نو مسلم اقوام کے خانوادہ نبوت کی طرف طبعی رجحان اور فطری کشیش نے خلافت عثمانیہ پر اعتراضات کی شکل اختیار کی۔ جس کا نتیجہ **ابن سبا** یہودی کی فتنہ انگیزی کے باعث شہادت عثمانیہ کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ خلافت حیدری کے ایام میں پوری اُمت دو فرقوں میں بٹ چکی تھی۔ ایک گروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جھنڈے تلے جمع تھا اور دوسرا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کے نیچے، انہی دنوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خلاف سب سے بڑا فتنہ، **فتنہ خوارج** بھی رونما ہوا۔

کچھ مدت کے بعد سب فتنے فرو ہو کر خلافت حیدری مستحکم ہو گئی۔ ان فتنوں کے زمانہ میں جس گروہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حمایت کی تھی ان **شیعان علی** کہتے تھے یعنی حامیان علیؑ اور یہ لوگ بالکل اہل سنت والجماعت کے عقائد رکھتے تھے۔ اور عقائد و اعمال و اخلاق میں عین طریق صحابہ پر استقامت پذیر رہتے۔ لیکن اس طبقہ کے انقطاع پر مشاجرات صحابہ، استحقاق خلافت، افضلیت علیؑ اور اسی قسم کی دوسری فضول بحثیں چھڑ گئیں۔ واقعہ کر بلائے اس میں ہر مذہبی پیدا کر دی، یہی چند بحثیں ایک عیار یہودی اور ان کے رفقاء کی وسیلہ کاریوں اور شاطرانہ جیلہ بازیوں کے باعث اُمت مسلمہ میں ایک

نئے فرقہ دشیدہ کے وجود پر منتج ہوئیں جو کہ آج اسلام کے مقابلہ میں اپنا ایک مستقل علم کلام، علم الاحکام اور پوری شریعت رکھتا ہے۔ الغرض اس فرقہ کی بنیاد ابتداً چند بحثیں تھیں جو ایسے غلط رخ پر پڑ گئیں جنہوں نے اسلام میں ایک نئی شریعت کو جنم دیا۔ اور حاصل یہ نکلا کہ ان بحثوں میں الجھنے والے آج تک صحیح اسلام کی طرف نہ لوٹ سکے۔ اور نئی شریعت کے ایجاد و اختراع نے آئندہ بھی ہمیشہ کے لئے حقیقی اسلام کی طرف اُن کی واپسی کا راستہ قطعاً بند کر دیا۔ اعاذنا اللہ من ذلک۔

اقوام و ملل میں گروہ بندی فرقہ زانی کی بنیاد اصل میں صرف چند متنازعہ فیمہ امور ہوتے ہیں۔ جن میں الجھاؤ کی شدت ہمیشہ جتنے بندی کی صورت میں رونما ہوتی رہتی ہے۔

شیعیت کی طرح بریلویت بھی یونہی سمجھئے کہ جیسے شیعیت کی بنیاد چند غیر ضروری بحثیں ہیں، اسی طرح بریلویت کی اصل چند بدعتیں اور فضول رسمیں تھیں جنہوں نے ہوتے ہوئے اہل سنت والجماعت کے خلاف ایک مستقل دین کی صورت اختیار کر لی۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ متوصیفین اور غیر محقق مشائخ میں کچھ ایسی رسمیں خانہ دانی طور پر موجود رہی ہیں جن کا ثبوت شریعت مقدسہ میں نہیں ملتا۔ اور ایسے ہی بعض اکابر کے کچھ ایسے سُکریہ کلمات کا تذکرہ بھی ان کی مجال میں ہمیشہ سے موجود رہا ہے جن کا ظاہر خلاف شریعت ہے، چونکہ ہمیشہ ان روم وغیرہ کی دین کے جادہ مستقیم علماء و راہنہین اور صوفیائے محققین نے تردید کی ہے اور عوام کو اُن میں گھسنے سے روکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ بدعات علمیہ و اعتقادیہ علم و تصوف کے اعلیٰ طبقوں میں کبھی باور نہ پا سکیں اور اکابرین اُمت نے انہیں بنظر سخنان کبھی نہیں دیکھا اور لے وے کر اُن کے قدر دان حلقے جاہل عوام بے علم

پیروں اور طالب جاہ علماء تکسبی محدود رہے۔

پھر ایک عرصہ تک یہ رسوم محض رسوم ہی تھیں اور انہیں کوئی دینی حیثیت حاصل نہ تھی، تا آنکہ بریلی سے ان کی "علمی" سرپرستی کی آوازیں بڑے زور شور سے سُنی جانے لگیں، اور جلد ہی تمام رسوم و بدعات کو اس بنیاد پر کہ "ان کے کرنے میں کیا حرج ہے" نہ صرف جائز بلکہ مستحب اور علمی طور پر واجب تک کا درجہ دے دیا گیا۔ بس اسی مقام سے اُمتِ مسلمہ سے ان لوگوں کا راستہ الگ ہو گیا۔ ابتداءً یہ فرق کچھ اہم محسوس نہیں ہوتا تھا لیکن — چند ہی دنوں میں مذہبی دنیا نے دیکھا کہ اس راہ نے ان لوگوں کو اسلام اور صراطِ مستقیم سے کس قدر دُور لے جا پھینکا یہاں تک کہ اُمتِ مسلمہ سے ان کے عقائد الگ ہو گئے۔ اور عبادات الگ۔ ان کی مسجدوں اور نمازوں کے علامات جدا۔ زمانہ نبوی اور خیر القرون سے بالکل مختلف! الحاصل ایک نیا دین اور نئی شریعت الگ وجود میں آگئی۔ جو سابقہ احکام شریعت کے علاوہ مزید خصوصی احکام پر مشتمل تھی اور مرکز تجدید کی طرف سے یہ سب کے حکم دیا گیا کہ اضافہ شدہ احکام پر عمل کرنا حقیقی شریعت پر عمل پیرا ہونے سے زیادہ ضروری ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو "مجدد الملتہ" کا ارشاد گرامی۔

وصایا شریعت میں صفحہ ۹ پر احمد رضا خاں صاحب فرماتے ہیں :-
 "تم سب محبت و اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو۔
 اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے۔ اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے"

اس کے بعد یہ سلسلہ اسی مقام پر نہیں رکا، بلکہ اس میں بھی افراط و غلو ہونا شروع ہوا اتباع سنت و ایقان شریعت کا رشتہ تو پہلے ہی کافی کمزور ہو چکا تھا اب اسباب اخلاص اندیشہ پریش آخرت، خوفِ خدا تصنع و ریاکاری جرات علی اللہ طلب مال و جاہ کے ہنگاموں

میں گم ہو کر رہ گیا اور بریلویت کا قافلہ عقائد و احکام کے اعتبار سے اور آگے بڑھا اور سابقہ بریلویت کو پیچھے چھوڑ گیا۔ چنانچہ سابقہ بریلویت کا آئینہ آپکے سامنے پیش کیا جا رہا تھا حالیہ بریلویت سے اس کا مقابلہ کر کے آپ خود فیصلہ کر لیں کہ حالیہ بریلویت سابقہ بریلویت سے کس قدر مختلف رنگ اختیار کر چکی ہے اور ابھی یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ بریلوی حضرات کا افراط و غلو کہاں پر پہنچ کر رہ گیا۔ یا کسی مقام پر رہ کر گامبیا نہیں؟

اور دیکھئے علم غیب کے بارے میں مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کا عقیدہ یہ ہے جو ایک سوال کے جواب میں احمد رضا خان صاحب نے فرمایا: "علم آنحضرت علیہ السلام اور علم باری تعالیٰ میں برابری تو درکنار، میں نے اپنی کتابوں میں تصریح کر دی ہے کہ اگر تمام اولین و آخرین کا علم جمع کیا جائے، تو اس علم کو علم الہی سے وہ نسبت ہرگز نہیں ہو سکتی جو ایک فطرہ کے کروڑوں حصہ کو سمندر سے ہے۔"

(ملفوظات احمد رضا خاں ص ۲۲ حصہ اول مطبوعہ لاہور)

مگر آج کے بریلوی واعظ اس سلسلہ میں جس مذہب غلو میں مبتلا ہیں وہ خود ظاہر ہے اور یہ سب خرابی اس کی ہے کہ ان لوگوں نے راہ اتباع کے بجائے راہ ہوی اختیار کی اور بلاشبہ شرعی بہت سی بدعتوں کو یہ کہہ کر اپنے لئے گھر دیا کہ اگرچہ ان بدعات کا ثبوت خیر القرون سے نہیں۔ لیکن ان کے کر لینے میں تو کوئی حرج نہیں، تو اس طرح سے جن جن رسوم کے بارے میں اُن کے خیال میں "حرج" نہ تھا۔ سب کو جائز و مستحب اور عللاً واجب کرتے چلے گئے، اسی مرض کا نتیجہ پھر عقائد کے بارے میں ہوا اور حدود سے متجاوز ہو گیا۔ اب واضح نصوص کی تصریحات کی بھی پرواہ نہ کی گئی۔ اور نصوصِ مرکیب کے مقابلہ میں عقائد کا ایک نیا ڈھانچہ حسب پسند ضعیف و مبہم احادیث، متروک النظام یا مودود اقوال مشائخ کے اینٹ کارے سے تیار کر کے لفاظی کے چوئے سینٹ

سے خوب لیب پورچ دیا گیا۔ یہ دین اور ہوی کا حسین امتزاج تھا، جس کا عوام کی چہیت نے بڑی پاک خیر مقدم کیا اور اس طرح سے یہ گروہ اسلام کی شاہراہ سے بہت دور چلا۔
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ سے پھٹنے والے ان بھائیوں کو فہم سلیم نصیب فرما کر صحیح اسلام کی طرف لوٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

گزارش

الحمد لله وكفى وسلام على عبادة الذين اصطفى۔ اما بعد آج کل عوام میں جب کوئی مسئلہ وحی پیش کیا جاتا ہے تو عوام فوراً ہی کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو کوئی دیوبندی وہابی معلوم ہوتا ہے۔ عوام کی نگاہ میں یہ امتیازی مذہبی فرق یہاں تک عروج کر چکا ہے کہ جو بخیری کے تماشے کو اچھا سمجھے وہ بریلوی، اور جو برا سمجھے وہ دیوبندی وہابی ہے۔ اس رسالہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ بریلویت کیا چیز ہے؟ تاکہ جو اپنے آپ کو بریلوی کہتے ہیں اس پر عمل کر کے صحیح بریلوی بن سکیں اور علماء حق کو برا بھلا کہنے سے باز آجائیں۔ اس رسالہ میں جو حوالے منقول ہیں، وہ حضرات علماء بریلوی کی مستند کتابوں سے نقل کئے گئے ہیں اور اکثر حوالے اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب کی کتابوں سے نقل کئے گئے ہیں جو اپنی کتابوں کے بارے میں اپنی وصایا شریف میں جماعت بریلوی کو وصیت فرما گئے ہیں۔ میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے، اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔“ (وصایا شریف ص ۱۷ مطبوعہ لاہور)

اب ضروری ہے کہ ہر وہ شخص جو خود کو اعلیٰ حضرت کا معتقد کہتا ہے اور ان کو اپنا پیر، پیشوا، رہبر، ہادی مانتا ہے ان فتوؤں پر عمل کرے اور دوسروں کو بتائے ورنہ یاد رکھے کہ قیامت کے روز اعلیٰ حضرت اس کا گریبان پکڑ کر خدا سے دوبار میں دار خواہ ہوں گے۔

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

توحید کے بارے میں عقیدہ

علامہ نعیم الدین صاحب مراد آبادی بریلویت کی مستند کتاب العقائد میں لکھتے ہیں۔
”وہ اللہ تعالیٰ“ سب کا مالک ہے جو چاہے کرے اس کے حکم میں کوئی دم نہیں مار سکتا۔“ (کتاب العقائد ص ۱) دوسری جگہ لکھتے ہیں: ”اس کی پکڑ نہایت سخت ہے جس سے اُس کے چھوڑے بنا چھوٹ نہیں سکتا۔“ (کتاب العقائد ص ۱) دوسری جگہ لکھتے ہیں: ”اس کی طاعت بجز اُس کا حق ہے۔“ اُس کو پوچھو جو وہی رب ہے (کتاب العقائد ص ۱)
شُرک کیا چیز ہے | علامہ نعیم الدین صاحب مراد آبادی فرماتے ہیں: ”شُرک عبادت سمجھے اور کفر یہ ہے کہ ضروریات دین یعنی وہ امور، جن کا دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونا یہ یقین معلوم ہے اُن میں سے کسی کا انکار کرے۔“

(کتاب العقائد ص ۱ بہار شریعت ج ۱ ص ۱۵)

علم غیب کے بارے میں | علامہ حضرت احمد رضا خاں صاحب اپنی مشہور کتاب تمہید ایمان میں لکھتے ہیں: ”اور جمیع معلومات الہیہ کو علم مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل اور اکثر علماء کے خلاف ہے۔“ (تمہید ایمان ص ۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تمام معلومات الہیہ کو نہیں جانتے

حضرت علامہ احمد رضا خاں صاحب اپنی مشہور کتاب الدولۃ المکیہ میں لکھتے ہیں،
ما نالانندی انما صلی اللہ علیہ وسلم قد احاط بجميع معلومات اللہ تعالیٰ

فانہ محال للمخلوق (ترجمہ) ہمارا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم شریف تمام معلومات الہیہ کو محیط ہے کیونکہ یہ تو مخلوق کے لئے محال ہے۔ (ص ۲۵) اسی کتاب میں دوسری جگہ فرماتے ہیں :- وَلَا نَدْعُوهُ بِعِطَاءِ اللَّهِ تَعَالَى اَيْضًا اِلَّا الْبَعْضُ (ترجمہ) ہم عطاء الہی سے بعض علم ہی ملنا مانتے ہیں نہ کہ جمیع (الدولۃ المکیہ ص ۲۴) (یعنی علم غیب کی حضور کو نہیں ملا اور جتنا علم ملا ہے)

مسئلہ بشریت

کتاب بہار شریعت جو بریلویت کی مستند کتاب ہے اور علامہ حضرت احمد رضا خاں صاحب کی مصدقہ ہے اس کی کتاب العقائد میں ہے :- ”عقیدہ انبیاء سب بشر تھے اور مرد۔ نہ کوئی جن نبی ہوا نہ خود (بہار شریعت ص ۱۸) علامہ حضرت نعیم الدین خاں صاحب مراد آبادی اپنی کتاب العقائد میں فرماتے ہیں :- انبیاء وہ بشر ہیں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے (کتاب العقائد ص ۱۸) مفتی احمد یار خاں گجراتی اپنی کتاب جاء الحق ص ۱۶۲ میں لکھتے ہیں :-

محمّدٌ بشرٌ لا کالبشر یا قوتٌ حجّو لا کالحجر

(ترجمہ) حضور علیہ السلام بشر ہیں، عام بشر نہیں، یا قوت پتھر ہے مگر عام پتھر نہیں۔

بشر اور نور میں عمدہ فیصلہ

علامہ محمد حسن صاحب مجددی سجادہ نشین درگاہ اُحد و سائیں دادا، اپنی کتاب العقائد الصیحہ فی تردید الوہابیتہ النجدیہ میں لکھتے ہیں :- ”مجھے معلوم نہیں کہ یہ لوگ حضور علیہ السلام سے بشریت کی نفی کیوں کرتے ہیں۔ حالانکہ بشریت ہی آپ کی رسالت کی تصدیق اور آپ کے معجزات اور خرق عادات کی تصدیق کا سبب ہے۔ کیونکہ انسان سے جب معجزات صادر ہوں یا خرق عادات تو یہی تصدیق رسالت کا سبب بنتے ہیں، ورنہ اگر یہ سب کچھ فرشتوں سے صادر ہو، یا جن اور شیطان سے پیدا ہو تو کچھ تعجب نہ ہوگا۔ کیونکہ خرق عادات فرشتوں اور شیاطین سے ایک ستمہ اور عادی امر ہے۔ بلکہ معجزہ

اور خرق عادات کی حقیقت ہی انسان سے تعلق قائم کرنے کے ساتھ پیدا ہوا کرتی ہے کہ دوسرے انسان انبیاء علیہم السلام کے علاوہ ایسا کرنے سے عاجز ہوا کرتے ہیں۔ اسی بناء پر معجزہ کو خرق عادت کا نام دیا گیا ہے یعنی معجزہ بنی آدم کی روزمرہ عادات کے خلاف اور طاقت سے باہر ہونا ہے صوفی (یا مولوی) یہ بھی کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نور ہیں۔ کہ کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے لوگو! تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا نور آیا ہے اور روشن کتاب لایا ہے۔ اس لئے آپ کو بشر کہنا صحیح نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہمیں بھی تسلیم ہے اور ہمارا بھی ایمان ہے کہ آپ نور ہیں۔ مگر نورانیت انسان اور بشری کے لئے تعریف کا سبب بنتی ہے جبکہ وہ کثافت بشری سے نکل کر اصلی نورانیت کے بلند مراتب پر ترقی کر جائے اور جب انسان کے علاوہ اگر کوئی، مثلاً فرشتہ نورانیت سے موصوف ہو جائے تو اُس تعریف شمار نہ ہوگی، کیونکہ نورانیت اس میں فطرتاً ہوتی ہے بعد میں حاصل نہیں ہوتی۔ (اور متفقہ فیصلہ ہے کہ فرشتے نورانی مخلوق ہیں) یا جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے والقمر نوراً کہ ہم نے چاند کو نور بنایا۔ تو چاند نے کشفِ ادہ سے نورانیت کی طرف ترقی نہیں کی بلکہ خدا نے اُسے نور ہی پیدا کیا ہے تو اس کی نورانیت فطرتی ہوگی جس میں نہ کوئی تعریف نکلتی ہے اور نہ قابل قدر روح پیدا ہوتی ہے کہ خدا نے فرمایا یھدی اللہ للنور من یشاء (خدا جسے چاہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت کرتا ہے) پس ایسی بشریت جو نفسانی کدورتوں سے صاف ہو ایک بڑی تعریف اور مدح ہے اور بہت بڑا کمال ہے مجھے اپنے لوگوں پر تعجب آتا ہے کہ وہ کیسے کمال کو نقص جانتے ہیں اور کس طرح مدح کو مذمت سمجھ رہے ہیں۔

کتاب العقائد الصیحہ فی تردید الوہابیتہ النجدیہ ص ۲۹ مطبع الفقہیہ امرتسر ۱۳۶۷ھ

علامہ موصوف نے کتنا بہترین فیصلہ کیا ہے کاش یہ علماء حضرات اس پر عمل

کر کے اختلاف کو ہوا نہ دیتے۔

عرسوں میں تماشے کبڑیاں ناجائز ہیں (مسئلہ) عرس اولیاً کرام یعنی قرآن و فاتحہ

خوانی، ولعت خوانی و ایصالِ ثواب اچھی چیز ہے۔ رہے منہیات شرعیہ وہ تو ہر حالت میں مذموم ہیں اور مزاراتِ طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم (بہارِ شریعت ص ۱ جلد ۱) اس سے معلوم ہوا کہ (بالقرض) سوائے تلاوتِ قرآن اور فاتحہ خوانی وغیرہ کے دوسری سب چیزیں عرس میں حرام ہیں حضرت علامہ احمد رضا خاں نے جہاں لہو و لعب و تماشائوں، اُس جگہ جانے کو منع فرمایا ہے۔ مگر آج کل داعیوں کا حال دیکھو۔ وہاں جا کر تقریریں کرتے ہیں اور گدی نشینوں کو ایسی خرابیوں سے نہیں روکتے۔

عورتوں کو عرسوں میں اور قبرستان میں جانا حرام ہے

حضرت علامہ احمد رضا خاں بریلوی نے اس مسئلہ میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام جمل النور فی نہی النساء عن زیارة القبور ہے اس میں جو علماء عورتوں کو مزارات پر جانے کے جائز کہتے ہیں اُن کی خوب تردید کی ہے اسی کتاب میں لکھتے ہیں۔ "یعنی امام قاضی سے یہ پوچھا گیا ہے کہ عورتوں کا مزار کو جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا ایسی جگہ جواز عدم جواز نہیں پوچھتے۔ یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت ٹپتی ہے جب گھر سے قہور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے جب گھر سے باہر نکلتی ہے۔ سب طرف سے شیطان اسے گھیر رہے ہیں جب قبر تک پہنچتی ہے، میت کی روح اُس پر لعنت کرتی ہے۔ جب واپس

آتی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت میں ہوتی ہے۔"

(جمل النور ص ۱۹ فتاویٰ افریقہ ص ۲)

مفتی احمد یار خاں بریلوی گجراتی لکھتے ہیں۔ اس طرح عرس ہے

کہ عورتوں کا دہاں پر جائزہ حرام ہے۔ ناچ، رنگ حرام ہیں۔ (جاء الحق ص ۲۸) کاش یہ عوام اپنی عورتوں کو عرسوں اور قبروں سے روک دیتے اور اس طرح جو مولوی ان کو اجازت دیتے ہیں وہ خالص بریلوی بن جاتے۔

قوالی شریف کا مسئلہ

جو صوفی مزامیراجوں وغیرہ کے ساتھ قوالی سنتے ہیں۔ حضرت علامہ احمد رضا خاں بریلوی اپنے فتاویٰ افریقہ، میں ایک شیخ سے نقل کرتے ہیں۔ اُس جناب سے سوال ہوا کہ ایک شخص مزامیرستا اور کہتا ہے یہ میرے لئے حلال ہیں۔ اس لئے کہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا کہ احوال کا اختلاف مجھ پر اثر نہیں ڈالتا فرمایا ہاں پہنچا تو ضرور، مگر کہاں تک؟ جہنم تک! (فتاویٰ افریقہ ص ۱۲)

مفتی احمد یار خاں بریلوی گجراتی اپنی کتاب "جاء الحق" میں فرماتے ہیں۔ قوالی جو آج کل عام طور پر مروج ہے کہ جس میں گندے مضامین کے اشعار گائے جاتے ہیں اور فاسق اور اماردوں (بے ریش لڑکوں) کا اجتماع ہوتا ہے اور محض آواز پر رقص ہوتا ہے یہ واقعی حرام ہے لیکن اگر کسی جگہ تمام شرائط سے قوالی ہو گانے والے اور سننے والے اہل ہوں تو اُس کو حرام نہیں کہہ سکتے (جس کا وجود آج کہیں نہیں ہے) (جاء الحق ص ۲۸)

ناقص صوفی کا ناچ

علامہ شامی نے سماع کی شرائط میں لکھا ہے کہ اس کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر سننے والے کے جسم پر تلوار دی جائے تو اسے خبر نہ ہو۔

(رد المحتار ج ۵ کتاب الکراہتہ)

لیکن ایسے صوفی کہاں ملتے ہیں، آج کل کے صوفیوں کے بارے میں فتاویٰ برہنہ میں لکھا ہے "ناقص صوفی جب رقص کرتا ہے، شیطان اس کے پیچھے انگشت دیتا ہے جس سے وہ ادھر ادھر ناچتا اچھلتا ہے۔"

(فتاویٰ برہنہ)

سجدہ تعظیمی

علامہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی نے اس کے رد میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام "زبدتہ الزکیہ فی تحریم السجود التحیۃ" ہے۔ اس میں علامہ موصوف نے خوب تردید کی ہے جو لوگ مزاروں اور پیروں کو سجدہ کرتے ہیں وہ اس مسئلہ کی علماء بریلوی سے تصدیق کر لیں، علامہ نعیم الدین صاحب بریلوی مراد آبادی کتاب العقائد میں لکھتے ہیں: آدم علیہ السلام کو فرشتوں کا سجدہ کرنا۔ یہ سجدہ تعظیمی تھا۔ جو خدا کے حکم سے ملائکہ نے کیا تھا اور سجدہ تعظیمی پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں جائز نہیں، اور سجدہ عبادت پہلی شریعتوں میں کبھی خدا کے سوا اور کے لئے جائز نہیں ہوا۔"

(کتاب العقائد ص ۱۱)

علامہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں: "سجدہ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک مبین و کفر مبین اور سجدہ تحیۃ حرام گناہ کبیرہ بالیقین اس کے کفر ہونے میں اختلاف علماء دین ایک جماعت فقہائے تکفیر منقول اور عند تحقیق و کفر صوری پر محمول۔ (زبدۃ الزکیۃ ص ۱۱)

پیر کو سجدہ کرنا اور کرنا والا، اگر دونوں جائز سمجھیں کافر ہیں،

حضرت احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں: یہاں سے معلوم ہوا کہ جہاں عوام اپنے سرکش پیروں کو سجدہ کرتے ہیں اور اسے پائے گاہ کہتے ہیں بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے اور گناہ کبیرہ تو بالاجماع ہے، پس اگر اسے اپنے پیر کے لئے جائز جانے تو وہ کافر ہے اور اگر اس کے پیر نے اسے سجدہ کا حکم کیا اور اسے پسند کر کے راضی ہوا تو وہ شیخ نجدی خود بھی کافر ہے۔ اگر کبھی وہ مسلمان تھا بھی؟ (زبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود التیمۃ ص ۱۵)

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شیخ نجدی کس کو کہتے ہیں۔

پیر کو یا کسی کو جھک کر سلام کرنا یا ملنا ناجائز ہے

علامہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں: اسی حرام فروتنی سے ہے، بزرگوں کو ملتے اور انہیں سلام کرتے یا جواب دیتے وقت انہیں سجدہ یا ان کے لئے رکوع کرنا یا قریب رکوع تک جھکنا۔ (زبدۃ الزکیۃ ص ۱۵) یہ مسئلہ بہار شریعت ج ۱۴ ص ۹۸ میں بھی درج ہے۔

مزارات کو بوسہ دینا، چٹنا، طواف کرنا خلافِ ادب ہے

علامہ احمد رضا خاں بریلوی علامہ قاریؒ کی عبارت نقل کر کے اپنا فیصلہ لکھتے ہیں: ”عبارت ملا علی قاریؒ یہ ہے ”زیارتِ روضہ“ انور سید اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت نہ دیوارِ کریم کو ہاتھ لگائے نہ چومے نہ اس سے چپٹے نہ طواف کرے، نہ زمین چومے کہ یہ سب بدعتِ قبیحہ ہیں۔“ (مسلک مقسط شرح ملا علی قاری ص ۲۹) اس کے بعد فیصلہ لکھتے ہیں: ”اقول! بوسہ میں اختلاف ہے اور چھونا، چٹنا، اس کے مثل اور احوط (احتیاط کا طریقہ) منع، اور علت خلافِ ادب ہونا“ (ذبدۃ الزکیۃ فی تحریر سجدۃ التیمتہ ص ۱۷) یعنی آپ نے فیصلہ کیا ہے کہ مزارات کو بوسہ دینا، چٹنا، طواف کرنا وغیرہ بہتر ہے کہ نہ کرے کیونکہ خلافِ ادب ہے۔ اب مسئلہ صاف ہے کتاب اٹھا کر دیکھ لیں۔

پختہ قبر بنانا ناجائز ہے

علامہ احمد رضا خاں بریلوی تبیین الحقائق امام زلیخاؒ جلد اول ص ۱۲۱ سے نقل کرتے ہیں قبر کے اوپر چٹائی کرنا یا قبر پر بیٹھنا، یا اس کی طرف نماز میں منہ کرنا سب منع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو محلِ سجدہ قرار دینے سے منع فرمایا۔ (ذبدۃ الزکیۃ ص ۲۵)

علامہ احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں: ”بلندی قبر بنانا منع ہے۔“ (بلندی قبر میں حدیثیں ایک بالشت ہے۔)

(شفاء الوالدہ ص ۱۷)

پیروں کی تصویر کھنایا براق یا دلدل کی تصویر گھر میں کھنا حرام ہے

علامہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی سے فتویٰ پوچھا گیا کہ بعض لوگ مجلسِ مید و نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر یا براق نبویؐ اور جبرئیل علیہ السلام کی تصویر بنا کر یا بنا کر رکھتے ہیں۔ یا ویسے حصولِ ثواب کے لئے لکھ کر یا یہ جائز ہے آپ ان کے جواب میں ”شفاء الوالدہ“ میں لکھتے ہیں: ”اللہ عز وجل پناہ دے، ابلیس لعین کے مکائد سے سخت ترکید یہ ہے کہ آدمی سے حنات کے دھوکے میں سیئات کراتا ہے اور شہد کے بہانے زہر پلاتا ہے۔ والیاذ باللہ رب العالمین۔ اس مسکین تینوں تصویرات بنانے والے، ان کی زیارت و لمس و تقبل کرانے والے نے گمان کیا کہ وہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا حقِ محبت بجالاتا اور حضور راضی کرتا ہے حالانکہ حقیقتاً وہ اپنی حرکات باطلہ سے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح نافرمانی کر رہا ہے۔ اس پر پہلے ناراض ہونے والے حضور والا ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (شفاء الوالدہ ص ۱۷)۔

اب جو گھروں میں اماموں اور پیروں اور براقوں اور دلدل کی تصاویر رکھتے ہیں۔ ذرا اپنے انجام کو سوچ لیں۔

شادی میں بلجے، گلجے، ناپج و گانا ہوتا اس میں جانا ناجائز ہے

مفتی احمد یار خاں بریلوی لکھتے ہیں: جس ولیمہ میں ناپج و رنگ خاص و سترخان پر ہوا اس کا قبول کرنا منع ہے۔ (جاء الحق ص ۲۹)

علامہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں، شادی برات میں جہاں کا نا نایج ہو، ہرگز ہرگز اپنی لڑکیوں کو نہ جانے دو۔ اگرچہ خاص اپنے بھائی کے یہاں ہو۔ کیونکہ گانا سخت سنگین جادو ہے۔ ان نازک شیشوں کو تھوڑی ٹھیس بھی بہت ہے۔ (شفاء الوالدہ ص ۷)

شادی میں آتش بازی وغیرہ رسومات ناجائز ہیں

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں ”شادی میں آتش بازی اور اعلان کے لئے بندوق چھوڑنا ناجائز ہے۔“ (ہادی الناس ص ۷)

بہار شریعت میں لکھا ہے ”ولیمہ کی دعوت زیاد سے زیادہ دو دن تک ہے اس کے بعد شادی اور ولیمہ ختم۔ ہندوستان میں شادیوں کا سلسلہ کئی دن تک قائم رہتا ہے۔ سنت سے آگے بڑھنا یاد سمعہ ہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے۔ (بہار شریعت ص ۱۶ ج ۱)

پیر کے نام کی چوٹی رکھنا ناجائز ہے،

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی اپنے فتاویٰ افریقہ میں لکھتے ہیں۔

”اگر وہ مقصود جو بعض جاہل عورتوں میں دستور ہے کہ بچے کے سر پر بعض اولیا کرام کے نام کی چوٹی رکھتی ہیں اور اس کی کچھ میعاد مقرر کرتی ہیں۔ اس میعاد تک کتنے ہی بار بچے کا سر منڈے وہ چوٹی برقرار رکھتی ہیں۔ پھر میعاد گزرا کہ مزار پر لے جا کر بال اتارتی ہیں تو یہ ضرور محض بے اصل و بدعت ہے۔“ (فتاویٰ افریقہ ص ۷)

علامہ احمد رضا خاں بریلوی

مردہ کی دعوت حرام ہے

فتویٰ لیا گیا کہ اکثر بلاد میں رسم ہے کہ میت

کے روز دفات سے اس کے اعزہ و اقارب و احباب کی عورتیں اس کے یہاں جمع ہوتی ہیں اس اہتمام کے ساتھ جو شادیوں میں کیا جاتا ہے۔ پھر کچھ دوسرے تیسرے دن واپس آتی ہیں۔ بعض چالیسویں تک بیٹھتی ہیں۔ اس قدر اقامت میں عورات کے کھانے پینے، چھالیاں، پان کا اہتمام اہل میت کرتے ہیں جس کے باعث ایک صرف کثیر کے زیر بار ہوتے ہیں اگر اُس وقت اُن کا ہاتھ خالی ہو تو اس ضرورت سے قرض لیتے ہیں، یوں نہ ملے تو سودی نکلو اتے ہیں، اگر نہ کریں تو مطعون و بدنام ہوتے ہیں، یہ شرعاً جائز ہے یا کیا؟

الجواب : علامہ احمد رضا خاں بریلوی جواب میں لکھتے ہیں ”سبحان اللہ اے مسلمان! یہ پوچھنا ہے کہ جائز ہے یا کیا؟ یوں پوچھ کہ یہ ناپاک رسم کتنے کتنے قبیح اور شدید گناہوں، سخت شنیع خرابیوں پر مشتمل ہے۔“ (رسالہ جلی الصوت ص ۱)

اس کے بعد آپ نے ایک مستقل رسالہ لکھ کر ہر ایک کی تردید کی ہے۔ (رسالہ جلی الصوت دیکھ لیں)۔

میت کے گھر پہلے تیسرے ہفتہ کو طعام بکایا جانا ناجائز ہے

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی اپنی کتاب جلی الصوت میں لکھتے ہیں ”یعنی میت کے پہلے یا تیسرے دن یا ہفتہ کے بعد جو کھانے تیار کئے جاتے ہیں سب مکروہ ممنوع ہیں۔“ علامہ شامی رد المحتار میں فرماتے ہیں ”یہ سب ناموں اور کھادے کے کام ہیں ان سے احتراز کیا جلتے (جلی الصوت ص ۱) ایسی کتاب میں لکھتے ہیں: ”اس دعوت کا کھانا بھی منع ہے۔“ (جلی الصوت ص ۱) اسی کتاب میں لکھتے ہیں: ”غالباً ورثہ میں کوئی یتیم اور بچہ نابالغ ہو سکتا ہے یا بعض ورثہ موجود نہیں ہونے نہ اُن سے اُس کا اذن لیا جاتا ہے، جب تو امر سخت حرام شدید پر

ملہ اجازت

منفصل ہوتا ہے، اگر ان میں کوئی یتیم ہوا تو آفت سخت تر ہے۔ (جلی الصوت ص ۷)
 آپ جو لوگ اور مولوی ایسی دعوتیں کھاتے، انہیں اپنی بریلویت کی لاج رکھنی چاہیے
 اور عذابِ آخری سے بچنے کی کوشش کریں اور اس قسم کی دعوتوں میں شریک ہو کر اپنی
 بریلویت کو داغ نہ لگائیں اور اعلیٰ حضرت کو بدنام نہ کریں۔

جس میت پر عورتیں بیٹھیں اسکے گھر کھانا بھیجنا ناجائز ہے

علامہ احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں: "یہ عورتیں کہ جمع ہوتی ہیں۔ افعالِ منکرہ
 کرتی ہیں۔ مثلاً چلا کر روزنا پلٹنا، بناوٹ سے منہ ڈھاکنا اور یہ سب نیاحت ہے
 اور نیاحت (نوع کرنا) حرام ہے، ایسے جمع کے لئے میت کے عزیزوں دوستوں کو
 بھی جائز نہیں کہ کھانا بھیجیں کہ گناہ کی امداد ہوگی۔ (جلی الصوت ص ۷)

میت کے گھر صرف ایک دن کھانا بھیجنا جائز ہے

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں۔ اگرچہ صرف ایک دن، یعنی پہلے
 ہی روز عزیزوں، ہمسایوں کو مسنون ہے کہ اہل میت کے لئے اس کا کھانا پکوا کر بھیجیں
 جس سے وہ دو وقت کھائیں اور باہر انہیں کھلائیں، مگر یہ کھانا اہل میت ہی
 کے قابل ہونا سنت ہے۔ "اس میں سے لئے بھیجنے کا ہرگز حکم نہیں اور ان کے لئے
 بھی فقط روزِ اول کا حکم ہے آگے نہیں" (رسالہ جلی الصوت ص ۷)

نختم فاتحہ کے وقت آگے طعام رکھنا بیکار ہے۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی اپنی کتاب "الحجۃ الفاتحہ" میں لکھتے ہیں: اور
 وقت فاتحہ کھانے کا قاری تلے کے پیش نظر ہونا اگرچہ بے کار بات ہے مگر اس کے سبب
 سے وصولِ ثواب یا جواز فاتحہ میں کچھ خلل نہیں۔ (الحجۃ الفاتحہ ص ۷)

لے نا جائز کام ۱۱ تلے کھانا ۱۲ تلے فاتحہ پڑھنے والے کے سامنے ۱۳

بغیر طعام کے ثواب نہ پہنچنے کا گمان غلط ہے

علامہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی لکھتے ہیں: ہاں اگر کسی شخص
 کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائے گا ثواب نہ پہنچے گا۔ تو یہ گمان اس
 کا محض غلط ہے لیکن نفسِ فاتحہ میں اس اعتقاد سے کچھ حرج بھی نہیں کہ (الحجۃ الفاتحہ ص ۷)
دارھی پر مذاق مسئلہ بعض دارھی منڈے یہاں تک بے پاک ہوتے ہیں
 کہ وہ دارھی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ شریعت کے مطابق سے
 دارھی رکھنے پر پھبتیاں کہتے ہیں۔ دارھی منڈا نا حرام تھا۔ گناہ تھا۔ مگر یہ سوچو
 یہ تمہارے کس چیز کا مذاق اڑایا کس کی توہین و تذلیل کی۔ اسلام کی ہر بات اہل ہے
 اور اس کے تمام اصول و فروع مضبوط ہیں۔ ان میں کسی بات کو ہر اتنا اسلام
 کو عیب لگانا ہے تم خود سوچو جو کچھ اس کا نتیجہ ہے وہ تم پر واضح ہو جائے گا
 کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑے گی۔ (بہار شریعت ص ۱۹ ج ۱۶)

دارھی چور اور دارھی خور پر اعلیٰ حضرت کے فتوے

دارھی چور وہ جو اپنی دارھی کو شرعی حد سے چھوٹی کرے اور دارھی خور وہ
 جو ساری دارھی کھا جائے، نام و نشان بھی باقی نہ رکھے۔ حضرت احمد رضا خاں ص ۷
 رہوی نے ان دونوں پر فتوے لگائے ہیں۔ اور دارھی کے بارے میں ایک

لے جو کر لھا، سامنے رکھ کر فاتحہ دلائے گا تو اس کھانے رکھنے کا گناہ ہوگا۔ مگر تو اسے تو ہر جا
 ہونا ہی چاہیے گا، کھا سامنے مویا نہ ہو۔ اگر کھا سامنے ہو۔ مویا نہ ہو۔ ہر جا ہو۔ ہر جا
 لے گا لھا سامنے رکھا تو اسے اس وقت کا گناہ ہوگا۔

مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام لعنة الضعی فی اعفاء اللہی ہے اس میں اٹھارہ آیات ۷۲ حدیثیں ساٹھ ارشادات علماء اکابر سے دائرہ منڈوانے و چھوٹی کمرانے کی تردید کی ہے۔ آپ نے اس کتاب میں ان سزاؤں کی ایک جدول لکھی ہے کہ دائرہ منڈوانے کیسے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

(۱) دائرہ منڈوانے، کمرانے والے اللہ و رسول کے نافرمان ہیں۔ جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم (۲) شیطان لعین کے حکوم ہیں (۳) سخت احمق ہیں (۴) اللہ ان سے بیزار ہے (۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہیں (۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی صورت دیکھنے سے کراہت آتی ہے (۷) یہودی ہیں۔ (۸) نصرانی وضع ہیں۔ (۹) مجوس کے پیرو ہیں (۱۰) ہندوؤں کی صورت۔ مشرکین کی سیرت ہیں (۱۱) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گروہ سے نہیں (۱۲) انہیں اپنے ہم صورتوں یہود و نصاریٰ و مجوس و ہنود کے گروہ سے ہیں (۱۳) واجب تقصیر ہیں۔ شہر بدر کرنے کے قابل ہیں (۱۴) مبدلین فطرت غیر خلق اللہ ہیں (۱۵) نئے مختل ہیں۔ خدا تعالیٰ کے عہد شکن ہیں (۱۶) ذلیل و خوار ہیں (۱۷) گھنڈے قابل نفرت ہیں (۱۹) مردود الشہادت ہیں (۲۰) پورے اسلام میں داخل نہ ہوتے (۲۱) ہلاکت میں ہیں۔ مستحق بربادی ہیں (۲۲) دین میں بے بہرہ اور آخرت میں نصیب ہیں (۲۳) عذاب الہی کے منتظر ہیں (۲۴) اللہ عز و جل کے سخت دشمن و منسوب ہیں (۲۵) صبح ہیں تو اللہ کے غضب میں، شام ہیں تو اللہ کے غضب میں (۲۶) اللہ کے دن ان کی صورتیں بگاڑی جائیں گی (۲۷) اللہ و رسول کے ملعون ہیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں، اللہ و ملائکہ و بشر سب کی ان پر لعنت ہے۔

سہ سز کے روز ۱۱۔ ۱۲۔ اللہ کی مٹائی ہوئی صورت کو بگاڑنے والے ۱۳

ذشتوں نے ان کے لعنتی ہونے پر آئین کہی (۲۸) اللہ تعالیٰ ان پر نظر رحمت بفرمائے گا (۲۹) وہ بہشت میں نہ جائیں گے (۳۰) اللہ عز و جل انہیں جہنم میں ڈالے گا۔ والعیاذ باللہ (دعۃ الضعی فی اعفاء اللہ ص ۷)

اب جو ایسے لوگوں سے میلادیں نعتیں کہلاتے اور سلام پڑھواتے ہیں۔ اس گناہ کا اندازہ لگالیں اور جو لوگ ایسوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ ان کی مقبولیت خود سوچ لیں۔

جس حافظ یا مولوی کی شرعی حد سے دائرہ منڈوانے چھوٹی ہو

اس کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔

علامہ احمد سعید کاظمی مہتمم مدرسہ انوار العلوم ملتان کا فتویٰ علامہ موصوف فتوے کے جواب میں لکھتے ہیں۔ صورت مسئلہ عنہا میں حد شریعت سے کم دائرہ منڈوانے رکھنے والے حافظ کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اس لئے کہ دائرہ منڈوانے یا خلاف شرعی کتروانے والا فاسق ملعون ہے اور اس معنی کا امام بنانا اور اس کی اقتدار میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، واجب الاعادہ (پھر پڑھنا) ضروری ہے۔ "منقول از فتویٰ مسلمانوں کے لئے قابل توجہ" مطبوعہ ملتان۔

آج کل اکثر لوگ اور بعض مولوی دائرہ منڈوانے سے یا دوسری ادویہ اور ہندی سے بالکل سیاہ کرتے ہیں یہ بالکل ناجائز ہے۔ علامہ حضرت اصغر حنا مار بریوی نے ان کے رد میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام حکم العیب فی ترمیم نسوید الشیب ہے، بل علم اچھی طرح دیکھ سکتے ہیں۔

مرد کو ہاتھ پاؤں میں ہندی لگانا ناجائز ہے | بہار شریعت میں لکھا ہے

لوگوں کو سونے چاندی کے زیور پہنانا حرام ہیں، جس نے پہنا دیا گنہگار ہوگا، اسی طرح ان کے ہاتھ پاؤں میں بلا ضرورت (یعنی مرض کی وجہ سے) چندی لگانا ناجائز ہے۔ عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے۔ مگر لڑکے کو لگانے کی تو گنہگار ہوگی۔ (بہار شریعت ص ۱۶ ج ۱)

انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی دوسرے کو علیہ السلام نہ لکھے اور نہ کہے

بہار شریعت میں لکھا ہے (مسئلہ) کسی کے نام کے ساتھ علیہ السلام کہنا یا انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ کے ساتھ خاص ہے (مثلاً موسیٰ علیہ السلام، جبریل علیہ السلام نبی اور فرشتہ کے سوا کسی دوسرے کے نام کے ساتھ یوں کہنا نہ چاہئے۔) (بہار شریعت ص ۱۶ ج ۱)

ختم قرآن پر اجرت لینا، اسکی تحقیق

آج کل مولویوں نے پیشہ بنایا ہے کہ ختموں پر قمیض اور مٹھائیاں وصول کرتے ہیں ان کی تردید کی مکمل بحث سنیئے۔ بہار شریعت جس پر علامہ احمد رضا خاں بریلوی کی ہر تصدیق ثبت ہے اس میں لکھا ہے ”ریا کی طرح اجرت کے کفران عیسیٰ کی تلاوت بھی ہے کہ کسی میت کے لئے بغیر ایصال ثواب کچھ لے کر تلاوت کرتا ہے کہ یہاں اخلاص کہاں؟ بلکہ تلاوت سے مقصود وہ پیسے ہیں کہ وہ نہیں لے تو پڑھتا بھی نہیں۔ اس پڑھنے میں کوئی ثواب نہیں، پھر میت کے لئے ایصال ثواب کا نام لینا غلط ہے کہ جب ثواب ہی نہ ملا تو پیسہ چاہئے گا کیا؟ اس صورت میں نہ پڑھنے والے کو ثواب نہ میت کو۔ بلکہ اجرت دینے والا اور لینے والوں کو گنہگار۔ (المختار، بار اگر اخلاص کے ساتھ کسی نے تلاوت کی تو اس پر ثواب بھی ہے اور اس کے ایصال

بھی ہو سکتا ہے اور میت کو اس سے نفع بھی پہنچے گا۔ بعض مرتبہ پڑھنے والے کو پیسے نہیں دیئے جاتے مگر ختم کے بعد مٹھائی تقسیم ہوتی ہے۔ اگر اس مٹھائی کی خاطر تلاوت کی ہے تو یہ بھی ایک قسم کی اجرت ہے، کہ جب ایک چیز مشہور ہو جاتی ہے تو اسے بھی مشروط ہی کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس کا بھی وہی حکم ہے جو نہ کوہ بوجکا ہاں جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ مٹھائی نہیں ملتی جب بھی میں پڑھتا تو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے اور اس بات کا خود وہ اپنے ہی دل سے فیصلہ کر سکتا ہے کہ میرا پڑھنا مٹھائی کے لئے ہے یا اللہ عزوجل کے لئے۔ بیخ آیت پڑھنے والا اپنا دوسرا حصہ لیتا ہے۔ لہذا بظاہر اخلاص نظر نہیں آتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

میلاد خواں، ارد عطا بھی دو حصے دیتے ہیں جبکہ وعظ میں مٹھائی تقسیم ہوتی ہے۔ اس سے ظاہر بھی ہوتا ہے کہ ایک حصہ اپنے پڑھنے اور تقریر کرنے کا لیتے ہیں۔ اگلی حصہ یہ بھی دیتے جو عام طور پر تقسیم ہوتا ہے تو بہت خوب ہوتا کہ ذرہ سی مٹھائی کے بہت اجر عظیم کے ضائع ہونے کا شہرہ ہوتا بعض جگہ خصوصیت کے ساتھ ان کی دعوتیں بھی ہوتی ہیں کہ ان کو اسی حیثیت سے کھانا کھایا جاتا ہے کہ یہ پائیں گے یا ان کے لئے۔ یہ مخصوص دعوت بھی اسی اجرت ہی کی حدیں آتی ہے۔ ماں اگر اور لوگوں کی عزت بھی ہو تو یہ نہیں کہ جاتا ہے کہ وعظ و تقریر کا ثواب ہے اسی قسم کی بہت سی صورتیں ہیں جن کی تفصیل کی جہاں سردیت میں یہ ختم نہ بنا دیا اور مثبت شریعت سے ہونی و دانی ہے وہ خود اپنے ہاتھ پر لکھ کر سکتا ہے کہ کہاں اس کی اجرت ہے اور کہاں نہیں۔ (بہار شریعت ص ۱۶ ج ۱)

آخری التماس

عوام و خواص حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ ان مسائل میں اچھی طرح فکر کریں اور عمل کریں اور کوشش کریں کہ یہ مذہبی اختلافات ختم ہو جائیں دیوبندی اور بریلوی دونوں مل کر خدمت اسلام کریں تاکہ غیر مذاہب مرزائی و شیعہ طاقت نہ پکڑ دیں۔ ہمارے اس اختلاف سے دوسرے مذاہب ترقی کرتے جاتے ہیں۔ آپس کے ان معمولی اختلافات کو ختم کر دیں۔ دونوں حضرات ایک دوسرے کی کتابوں کو تہ تبر سے دیکھیں اور دل میں نصیحت کریں کہ مسلمان کو کافر کہنا کتنی بُری بات ہے اور آئندہ اس کے کیا نتائج نکلیں گے کتابوں کے حوالے مستند کتابوں سے ہیں۔ بندے نے یہ اس لئے لکھا ہے تاکہ اتحاد پیدا ہو جائے اور لڑائی جھگڑے کسی طرح مٹ جائیں ہدایت کا دار و مدار اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

فقط :-

محمد ابوالخیر قریشی

اخلاقی زوال کا عبرتناک منظر

اخلاقی زوال بڑھتے بڑھتے اس حد کو پہنچ گیا کہ اب انسان کی انسانیت کی تہذیب سے تفریح ہوتی ہے بلکہ مذاق اتنا بگڑ گیا ہے کہ انسانیت جتنی پست سطح پر آئے اتنی ہی آسودگی اور تفریح ہوتی ہے یہ فلم اور کچلر، یہ ناول اور افشاہ عربی تصویریں اور فحش گانے کیوں آپ کی تفریح کا سامان ہیں؟ کیا ان میں انسانیت کو ذلیل شکل میں نہیں دکھلایا جاتا؟ کیا یہ آدم کے بیٹوں اور خوا کی بیٹیوں کو جو آپ کے بھائی و بہنیں ہیں ایسی شکل میں نہیں پیش کرتے جو انسانیت کے لئے باعث شگفتہ ساز ہیں، کیا آپ کو ان تصویروں اور کھیلوں، ان فلموں اور ناولوں میں انسانیت کی ذلت اور مساوی نظر نہیں آتی۔ پھر آپ کی طبیعت میں یوں اشتعال اور غضب پیدا نہیں ہوتی۔ آپ ان کو کس طرح محو ذکر رہتے ہیں؟ ایک انسان اپنے جسم کو خریدتا ہے، ہوا و ہوس کا شکار بنتا ہے اپنی عزت اور ضمیر کو فروخت کر دیتا ہے اور سینکڑوں ہزاروں آدمی اس کا تماشہ دیکھتے ہیں اور تفریح و حواس کر رہے ہیں اخلاقی گراؤ اور بے حیائی کا اس سے زیادہ عبرت ناک مثال اور کیا ہو سکتی ہے یہ بد خلائیاں، گناہ اور تعیشت کا رنجان، بیمار یوں اور وباؤں سے کہیں زیادہ خطرناک ہے، کسی ایک گزشتہ قوم کا نام بتل دیجئے جس کے متعلق تاریخ میں یہ درج ہو کہ وہ دور کی پوری قوم ظلالِ ایمانی یا واپسی نذر ہو کر بالکل فنا ہو گئی ہو کہن ہیں آپ کو یہی مہینوں قوموں کا نام بتلا سکتا ہوں جو بد خلائیاں کا شکار ہو کر صفحہ ہستی سے مٹ گئیں۔

بہرِ دانا قوم۔ محبینِ انسانیت، نوازانِ امتِ مسلمہ اور محبانِ رسول

سب کی خدمت میں التماس ہے کہ ذرا ٹھنڈے دل سے قوم کی تباہی، انسانیت کی بربادی، اہل اسلام کی اخلاقی گراوٹ اور دین سے دُوری پر غور کریں۔
 قوم کو راہِ راست پر لانے کے لئے خود کوشش کریں، یا کم از کم ایسی کوشش کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ماب النزاع، فردعی مسائل کی چھیڑ چھاڑ کو ہوا دینا بند فرمادیں تاکہ قوم میں یک جہتی اور ہم آہنگی پیدا ہو۔
 فرائض یسن۔ واجبات مستحبات کی دایمگی۔ اکل حرام۔ مکروہات و منکرات سے اجتناب کریں۔

حسب حیثیت مالی و جانی قربانی کے لئے خود تیار رہنا اور دوسروں کو بھی ایسا اور قربانی کی ترغیب دیتے رہنا وقت کا اہم تقاضا ہے۔

آج امت مسلمہ کی اکثریت ان الذی جمعہ مالا وعدہ کو مقصدِ زندگی قرار دیئے ہوئے ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان کا حقیقی مقصد زندگی، آخرت دان زندگی کو سامنے رکھ کر اللہ اور اُس کے رسول کے احکام کی پیروی کرنا اور دوسروں کو ان احکام کی تبلیغ اور وصیت کرنا اور اس کی سن، سہل، سورت یہ ہے کہ ہل شیر اور ہر مسلمان ہماری کتابیں خرید کر عوم تک مفت بچائیں اور اس طرح اشاعتِ دین کے فریضہ سے سبکدوش ہو کر اپنے لئے دارن کی کاسبی حاصل فرمائیں ہم ایسے حضرات کو اور دینی اداروں اور مساجد و مدارس و اپنی کتابوں پر معقول رعایت دیتے ہیں۔

دعا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو اسلامی زندگی بسر کرنے کی توفیق عنایت فرمائے
 آمین ثم آمین۔

چند علمی تحقیقی اور معیاری کتب

۲۱/-	حیات النبیؐ	میاں محمد سعید
۲۲/-	نور البصر فی سیرۃ خیر البشر	مولانا حفص الرحمن سیوہادی
۹/-	تعلیم الاسلام ۳ حصے	مفتی کفایت اللہ دہلوی
۱۸/-	تاریخ میلاد	مولانا عبدالشکور رزاقپوری
۱۵/-	معیار العلماء	اکبر شاہ خاں نجیب آبادی
۵۰/-	تاریخ اسلام ۳ حصے	شاہ حسین الدین احمد ندوی
۲۵/-	یہودیت مسیحیت	ڈاکٹر احسان الحق رانا
۲۰/-	مقالات احسانی	مولانا مناظر احسن گیلانی
۲۰/-	احکام ابو حنیفہؒ اور ان کے ناقدین	مولانا حبیب الرحمن شروانی
۳۸/-	تلبیس ابلیس (اردو)	علامہ ابن جوزی
۳۸/-	احکام ابن ماجہ اور علم حدیث	مولانا عبدالرشید نعمانی
۱۲/-	آپ بیتی ۱	مولانا محمد زکریا
۱۳/-	الاتقان فی علوم القرآن (اردو)	جلال الدین سیوطی
۱۲/-	موطا امام مالک (اردو ترجمہ) ۲ جلد	علامہ وحید الزاوی
۱۲/-	تاریخ و سیریل کھنڈ و تاریخ بریلی	مولوی عبدالعزیز خاں بریلی
۲۰/-	غالب اور عصر غالب	ڈاکٹر محمد ایوب قادری
۶/-	غزوات نبویؐ	شیخہ الحق صدیقی
۲۵/-	بائبل فوآن سائنس	مترجمہ شفاء الحق صدیقی

پاک اکیڈمی بک سیلورز پبلشرز

۲۵ ن ۲۵ جامع مسجد باب الاسلام، آرام باغ، کراچی

اکابر قوم

بعض

مسلمانوں کے عالموں میروں اور فقیروں کے پوست کنڈ حالات

مُصَنَّف

اکبر شاہ خاں نجیب آبادی

شکر کردہ

پاک اکیڈمی بک سیلرز

دوکان ۲۱ جامع مسجد باب الاسلام، آرام باغ کراچی

جدو طلب فرمائیں

زیر طبع